Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 7, Issue 2
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com
Research Scholar

نازمین گل
ایم فل اردو اسکالر، مسلم یوتھ یونیورسٹی، اسلام آباد۔
ڈاکٹر محمد وسیم انجم
صدر شعبہ اردو، مسلم یوتھ یونیورسٹی، اسلام آباد۔

پرائمری اردو تعلیم کا مستقبل: اکیسویں صدی کی مہارتوں، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے تناظر میں ایک تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

Nazmeen Gul
M. Phil Urdu Scholar, Muslim Youth University, Islamabad.
Dr. Muhammad Waseem Anjum
Head Of The Department Of Urdu, MY University, Japan Road, Islamabad.

The Future Of Primary Urdu Education: A Critical And Analytical Study In The Context Of Twenty-First-Century Skills, Digital Technology, And Artificial Intelligence

This research study critically analyzes the future of primary Urdu education in the context of 21st-century skills, digital technology, and artificial intelligence (AI). Primary education serves as the foundational bedrock for cognitive development and linguistic proficiency. However, traditional pedagogical methods in primary Urdu language teaching often fail to integrate critical thinking, creative problem-solving, digital literacy, and adaptive AI-driven learning frameworks. Using a descriptive-analytical and qualitative research methodology, this paper investigates the structural challenges, curricular gaps, and technological integration issues within Urdu primary pedagogy. The findings reveal that while digital tools and AI applications offer transformative potential for personalized language learning and interactive vocabulary building, systemic issues—such as limited digital infrastructure, lack of teacher training, and inadequate Urdu digital content—hinder effective implementation. The study concludes with strategic recommendations for policy makers and educators to modernize primary Urdu curricula, train educators in educational technology, and leverage AI to build an inclusive, future-ready native language learning ecosystem.

Key Words: Primary Urdu Education, 21st Century Skills, Educational Technology, Artificial Intelligence, Pedagogical Reform, Digital Literacy.

زبان نہ صرف انسانی مواصلات اور جذبات کے اظہار کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے بلکہ یہ کسی بھی قوم کے فکری ارتقاء، ثقافتی شناخت اور تعلیمی نظام کی بنیادی عمارت بھی تشکیل دیتی ہے۔ پرائمری تعلیم بچے کی ذہنی، جذباتی اور لسانی بالیدگی کا وہ بنیادی دور ہے جس پر اس کے تمام تر علمی و فکری مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔ ماہرینِ تعلیم اور لسانیات اس بات پر مکمل متفق ہیں کہ ابتدائی تعلیمی مراحل میں قومی و مادری زبان میں تدریس سے بچے کی تفہیمی و ادراکی صلاحیتیں (Cognitive Development) اور تنقیدی تفکیر کی بنیادیں زیادہ مضبوطی سے پروان چڑھتی ہیں (۱)۔ برصغیر اور بالخصوص پاکستان کے تعلیمی تناظر میں اردو کو قومی رابطہ اور بنیاد کی حیثیت حاصل ہے، لیکن موجودہ دور میں پرائمری سطح پر اردو کی تدریس گہرے ساختاتی اور اسلوبیاتی چیلنجز سے دوچار ہے۔

اکیسویں صدی تعلیمی اسالیب، تکنیکی ذرائع اور معلومات کے بم دھماکے (Information Explosion) کی صدی ہے۔ (۲)۔ فور سیز (Cs4) کا نظام جدید عالمی تعلیمی اصلاحات کا بنیادی محور بن چکا ہے۔ عالمی سطح پر زبانوں کی تدریس کو ان مہارتوں کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے جدید ترین ذرائع اختیار کیے جا رہے

ہیں، جبکہ ہمارے ہاں پرائمری اردو تعلیم اب بھی بڑی حد تک روایتی، سمعی وبصری ذرائع سے محروم اور جامد تدریسی اسالیب کے گرد گھوم رہی ہے۔

موجودہ دہائی میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور بالخصوص مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے تیزی سے ابھرتے ہوئے رجحانات نے تعلیم کے میدان میں ایک نیا باب وا کیا ہے۔ نیچرل لینگویج پروسیسنگ (NLP)، ایڈاپٹیو لرننگ الگورتھم (Adaptive Learning Algorithms)، تعلیمی گیمز (Gamification) اور تعاملی الگورتھمز (Interactive Platforms) نے زبان کی تدریس کو بے حد آسان، دلچسپ اور انفرادی ضروریات کے مطابق ڈھال دیا ہے (۳)۔ مصنوعی ذہانت کے ذریعے اب ہر طالب علم کی انفرادی صلاحیت کے مطابق تدریسی مواد ترتیب دینا اور اس کی لسانی غلطیوں کی فوری تصحیح ممکن ہو چکی ہے۔ یونیسکو (UNESCO) کی رپورٹس واضح کرتی ہیں کہ جو زبانیں جدید الگورتھمک اور ڈیجیٹل نظام کا حصہ نہیں بنیں گی، وہ تعلیمی اور سائنسی میدان میں وقت کے ساتھ غیر مؤثر ہو جائیں گی۔ (۴)

پرائمری اردو تعلیم اور بدلتا ہوا تعلیمی منظر نامہ:

عالمی تعلیمی منظر نامہ اکیسویں صدی میں گہرے اور انقلابی تغیرات سے گزر رہا ہے۔ روایتی تعلیمی سانچوں، جن میں علم کی منتقلی کا محور صرف استاد اور درسی کتاب تھی، کی جگہ اب تعاملی، طالب علم مرکز (Student-Centric) اور تکنیکی ماڈلز نے لے لی ہے۔ پرائمری تعلیم، جو کہ بچے کی ذہنی، لسانی اور ادراکی نمو کا بنیادی دور ہوتی ہے، میں یہ تبدیلی سب سے زیادہ نمایاں اور اثر انگیز شکل میں سامنے آئی ہے۔ عالمی سطح پر مادری و قومی زبانوں کی تدریس کو محض تحریر و قرأت تک محدود رکھنے کے بجائے اسے تعلیمی نفسیات اور جدید ڈیجیٹل وسائط کے ذریعے متحرک بنایا جا رہا ہے۔ اردو تعلیم کے اس روایتی اور پسماندہ منظر نامے پر تنقید کرتے ہوئے ممتاز ماہرِ لسانیات اور نقاد ڈاکٹر جمیل جالبی رقم طراز ہیں:

"ہماری پرائمری تعلیم کا سب سے بڑا المیہ یہ رہا ہے کہ ہم نے اردو کو ایک جدید اور متحرک زبان کے طور پر پڑھانے کے بجائے اسے قدیم اور روایتی طریقوں تک محدود کر دیا۔ نتیجے کے طور پر نئی نسل اردو زبان کو صرف پاس ہونے کا ایک ذریعہ سمجھتی ہے، اس کے اندر وہ فکری و ادراکی صلاحیت پیدا نہیں ہو پاتی جو ایک زندہ زبان کا بنیادی حق ہے۔" (۵)

تعلیم میں ٹیکنالوجی کی آمیزش اور بدلتے تعلیمی ماحول کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے معروف ماہرِ تعلیم ڈاکٹر طارق رحمن لکھتے ہیں:

"موجودہ دور میں زبان کی ترویج و اشاعت کا دارومدار صرف کلاس روم کی چار دیواری پر نہیں رہا، بلکہ ڈیجیٹل وسائط اور میڈیا اس کا بنیادی ذریعہ بن چکے ہیں۔ اگر پرائمری سطح پر اردو کو جدید تکنیکی منظر نامے سے ہم آہنگ نہ کیا گیا تو یہ زبان تعلیمی اور معاشی میدان میں انگریزی کے مقابلے میں مزید پسماندہ ہو جائے گی۔" (۶)

بدلتے ہوئے تعلیمی منظر نامے کا تقاضا ہے کہ پرائمری اردو تعلیم کو روایتی کلاس روم کی حدود سے نکال کر ای-لرننگ، تعاملی پلیٹ فارمز، اور الگورتھمک تدریس سے جوڑا جائے۔ بین الاقوامی تحقیقات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ابتدائی تعلیم میں جب قومی یا مادری زبان کو جدید ڈیجیٹل میڈیا اور تفریحی تدریس (Gamified Learning) کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، تو بچوں کی لسانی روانی اور تفہیمی صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے (۷)۔

اکیسویں صدی کی مہارتیں اور اردو زبان کی تعلیم:

اکیسویں صدی کی آمد نے عالمی تعلیمی فلسفے کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ جدید تعلیمی نفسیات کے مطابق اب تعلیم کا مقصد محض معلوماتی مواد کی منتقلی نہیں بلکہ طالب علم کو ایسے ہمہ گیر فکری اور تکنیکی اوصاف سے آراستہ کرنا ہے جو اسے پیچیدہ عالمی دنیا میں مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکیں۔ ان اوصاف کو مجموعی طور پر "اکیسویں صدی کی مہارتیں" (21st Century Skills) کا نام دیا گیا ہے، جن کا بنیادی محور فور سیز (4Cs) کا فریم ورک ہے: یعنی تنقیدی تفکیر (Critical Thinking)، حلِ مسائل (Problem Solving)، تخلیق کاری (Creativity)، اور باہمی تعاون و مواصلات (Communication and Collaboration)۔

اردو زبان کی تدریس عمیں ان اکیسویں صدی کی مہارتوں کی شمولیت کی ضرورت اور صورتِ حال درج ذیل چار بنیادی محوروں کے تحت سمجھی جا سکتی ہے:

تنقیدی تفکیر اور حلِ مسائل (Critical Thinking and Problem Solving):

پرائمری سطح پر اردو کی روایتی تدریس میں بچوں کو سبق کے آخر میں دیے گئے سوالات کے تیار شدہ جوابات یاد کروائے جاتے ہیں، جس سے ان کی تنقیدی صلاحیتیں فلج ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اکیسویں صدی کا تقاضا ہے کہ اردو داستانوں، نظموں اور کہانیوں کے ذریعے بچوں میں "کیوں"، "کیسے" اور "اگر ایسا ہوتا تو کیا ہوتا" جیسے سوالات اٹھانے کی عادت ڈالی جائے۔ جب بچہ کہانی کے کرداروں کا تجزیہ کرتا ہے اور ان کے فیصلے پر تنقیدی نظر ڈالتا ہے، تو اس کی لسانی اور فکری ادراک کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے ممتاز ادیب اور ماہر تعلیم ڈاکٹر وزیر آغا اپنی تصنیف میں تنقیدی صلاحیت اور زبان کے باہمی تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"زبان صرف خیالات کے اظہار کا نام نہیں بلکہ یہ فکر کو تشکیل دینے کا آلہ بھی ہے۔ جب تک بچہ زبان کے استعمال کے ذریعے اشیاء اور واقعات کا تنقیدی جائزہ لینا نہیں سیکھتا، اس وقت تک اس کی ذہنی بالیدگی ادھوری رہتی ہے۔ پرائمری سطح پر زبان کی تدریس کا اصل مقصد بچے کے اندر سوال اٹھانے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔"(۸)

باہمی مواصلات اور تعامل (Communication and Collaboration):

مواصلات زبان کی روح ہے۔ پرائمری کلاس روم میں بچے کو صرف خاموش سامع بنانے کے بجائے اس کی گفتگو، مباحثے اور پیش کاری (Presentation) کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا ضروری ہے۔ گروپ ورک، ڈرامائی سوانگ (Role Play)، اور اجتماعی کہانی گوئی کے ذریعے نہ صرف بچے کی اردو بول چال کی روانی بہتر ہوتی ہے بلکہ اس میں دوسروں کی بات سننے اور باہمی تعاون سے کام کرنے کی مہارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ تعلیمی ماہر اور لسانیات کے استاد ڈاکٹر گوپی چند نارنگ تدریسِ زبان میں مواصلاتی مہارتوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"زبان ایک اجتماعی عمل ہے جو صرف پڑھنے یا لکھنے سے نہیں بلکہ زندہ تعامل اور گفتگو سے پروان چڑھتی ہے۔ کلاس روم میں بچے کو گفتگو کا موقع نہ دینا اس کی لسانی اور اجتماعی صلاحیتوں کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ پرائمری سطح پر اردو تعلیم کا محور بچے کی بول چال اور مواصلاتی خود اعتمادی ہونا چاہیے۔"(۹)

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور اردو تدریس کے نئے امکانات

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ارتقاء نے پرائمری سطح پر اردو زبان کی تدریس کے لیے نئے اور ہمہ گیر امکانات پیدا کر دیے ہیں۔ روایتی کلاس روم کی محدود چار دیواری سے نکل کر ڈیجیٹل وسائل نے اردو کی تعلیم کو زیادہ تعاملی (Interactive)، بصری اور دلچسپ بنا دیا ہے۔

۔اس تکنیکی ضرورت کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر عطش درانی اپنی تصنیف میں تحریر کرتے ہیں:

"کمپیوٹر اور ڈیجیٹل وسائط نے تدریس کے تمام پرانے مفروضوں کو بدل دیا ہے۔ اگر ہم ابتدائی تعلیمی سطح پر اردو کو سافٹ ویئر، ایپس اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا حصہ نہیں بنائیں گے تو ہماری نسلِ نو اپنی ہی زبان سے بیگانگی اختیار کر لے گی۔"(۱۰)

ماہر لسانیات ڈاکٹر مسعود حسین خان ڈیجیٹل اور سائنسی ذرائع کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"زبان صرف کاغذی متن تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس کا زندہ روپ اس کے جدید ذرائعِ ابلاغ سے مربوط ہونے میں ہے۔ تدریسِ اردو میں سائنسی و تکنیکی آلات کا استعمال بچے کے لسانی حافظے کو جلا بخشتا ہے۔"(۱۱)

ا۔ مصنوعی ذہانت اور پرائمری اردو تعلیم:

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) بیسویں صدی کے تکنیکی وسائل سے آگے بڑھ کر اکیسویں صدی کا سب سے بڑا سائنسی و تعلیمی انقلاب بن کر ابھری ہے، اگرچہ ابتدائی طور پر AI کا استعمال سائنس اور انجینئرنگ تک محدود تھا، لیکن موجودہ دور میں زبان کی تدریس، لسانی ادراک، اور نصابی ہم آہنگی میں اس کے استعمال نے تعلیمی دنیا کے تمام پرانے مفروضوں کو بدل دیا ہے۔ پرائمری سطح پر اردو تعلیم میں مصنوعی ذہانت کے اطلاق سے تدریسِ زبان کے نئے اور ہمہ گیر امکانات روشن ہوئے ہیں۔

خودکار اور انفرادی تدریسی نظام (Personalized Learning):

پرائمری اسکول کے کلاس روم میں ہر بچے کی سیکھنے کی رفتار، دلچسپی اور لسانی کمزوریاں مختلف ہوتی ہیں۔ AI پر مبنی ایڈاپٹیو لرننگ الگورتھمز (Adaptive Learning Algorithms) ہر بچے کی صلاحیت کا خودکار تجزیہ کر کے اس کی انفرادی ضرورت کے مطابق اردو کا نصابی مواد اور مشقیں فراہم کرتے ہیں۔ جو

بچہ حروف کی شناخت یا جملہ سازی میں سست روی کا شکار ہو، AI نظام اسے مزید تعاملی (Interactive) اور آسان مشقیں پیش کرتا ہے، جس سے کوئی بچہ تعلیمی دوڑ میں پیچھے نہیں رہتا۔ ڈاکٹر خلیل احمد انصاری اپنی تحقیق میں الگور تھمک تدریس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کمپیوٹر اور الگور تھمک نظام نے انسان کو یہ موقع دیا ہے کہ وہ علم کو ہر طالب علم کی ذہنی سطح کے مطابق ڈھال سکے۔ اگر پرائمری اردو تعلیم میں اس خود کار نظام کو اپنایا جائے تو بچے پر روایتی نصاب کا بوجھ ختم ہو کر اس کے اندر ذاتی دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔" (۱۲)

انٹیلی جنٹ ٹیوٹرنگ اور صوتیاتی تصحیح:

مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار کردہ این ایل پی (Natural Language Processing) ماڈلز اور وائس اسسٹنٹس پرائمری بچوں کو اردو تلفظ اور قرأت کی فوری درستی میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ بچہ جب ڈیجیٹل اسکرین کے سامنے اردو کا کوئی لفظ یا جملہ ادا کرتا ہے تو AI وائس ریکگنیشن ٹیکنالوجی اس کے مخرج اور تلفظ کی غلطی کی فوری نشاندہی کر کے اسے صحیح تلفظ بولنا سکھاتی ہے۔ اس کے علاوہ AI بوٹس بچے کے ساتھ اردو میں بول چال کی مشق (Conversational Practice) بھی کر سکتے ہیں، جس سے بچے میں گفتگو کا اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ معروف کمپیوٹر سائنس دان اور ماہر لسانیات ڈاکٹر سید مصطفیٰ حسین رقم طراز ہیں:

"زبان کی قدرتی ساخت کو سمجھنے کے لیے نیچرل لینگویج پروسیسنگ (NLP) ایک انقلابی بالیدگی ہے۔ اردو کو پرائمری سطح پر الگور تھمک ذھانت س آراستہ کرنا اس بات کی ضمانت ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں جدید ترین سائنسی ماحول میں بھی اپنی قومی زبان سے منسلک رہیں گی۔" (۱۳)

ڈیجیٹل و AI خواندگی اور اخلاقی تقاضے:

پرائمری سطح پر اردو تعلیم میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے روز افزوں استعمال نے جہاں تدریسی عمل کو جدید اور آسان بنایا ہے، وہاں طلبہ اور اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل خواندگی (Digital Literacy) کے ساتھ ساتھ اخلاقی و تحفظاتی اصولوں کی پاسداری کو بھی لازمی قرار دے دیا ہے۔ تکنیکی آلات کا بے جا یا غیر محفوظ استعمال پرائمری سطح کے بچوں کی ذہنی و اخلاقی بالیدگی پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

ا۔ پرائمری سطح پر ڈیجیٹل و AI خواندگی کی ضرورت:

ڈیجیٹل اور AI خواندگی کا مطلب صرف کمپیوٹر یا سمارٹ فون کا استعمال سیکھنا نہیں، بلکہ اس بات کی تفہیم حاصل کرنا ہے کہ ڈیجیٹل وسائل اور AI الگور تھمز کو صحیح، محفوظ اور فائدہ مند مقصد کے لیے کیسے استعمال کیا جائے۔ پرائمری سطح کے بچوں کو اردو کی بورڈ کے درست استعمال، انٹرنیٹ پر اردو تعلیمی مواد کی تلاش، اور AI اسسٹنٹس سے تعلیمی سوالات پوچھنے کی بنیادی مہارتیں سکھانا وقت کی ضرورت ہے۔ اس سے بچوں میں ٹیکنالوجی کے تئیں محض صارف (Consumer) بننے کے بجائے ایک ذمے دار اور باخبر استعمال کنندہ بننے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ ڈیجیٹل خواندگی کے تعلیمی اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے ماہرِ تعلیم ڈاکٹر وسیم اختر تحریر کرتے ہیں:

"اگر پرائمری سطح پر بچے کو ڈیجیٹل ڈیوائسز کے صحیح اور تنقیدی استعمال کی تربیت نہ دی جائے تو ٹیکنالوجی فائدے کے بجائے اس کی فکری صلاحیتوں کو بنجر بنا سکتی ہے۔ ڈیجیٹل خواندگی بچوں کو معلومات کے سمندر میں صحیح اور غلط کے انتخاب کی صلاحیت بخشتی ہے۔" (۱۴)

اخلاقی تقاضے، ڈیٹا کی پرائیویسی اور بچے کا تحفظ:

پرائمری اردو تعلیم میں AI اور ڈیجیٹل وسائل کے نفاذ کے وقت چند بنیادی اخلاقی اور تحفظاتی سوالات سامنے آتے ہیں۔ پہلی اہم بات بچے کی ذاتی معلومات اور پرائیویسی (Data Privacy) کی حفاظت ہے؛ تعلیمی ایپس اور AI سافٹ ویئرز میں بچوں کے صوتی ریکارڈز اور ڈیٹا کی حفاظت کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ دوسرا اہم پہلو سرقہ بازی (Plagiarism) اور ضرورت سے زیادہ تکنیکی انحصار سے بچنا ہے۔ بچے کو AI بوٹس کے ذریعے اپنا کام یا اردو کہانی خود سے لکھوانے کی عادت سے دور رکھا جائے تاکہ اس کی اپنی تخلیقی طاقت فلج نہ ہو۔ مزید برآں، انٹرنیٹ پر اردو مواد کی فلٹرنگ (Content Filtering) انتہائی ضروری ہے تاکہ بچہ کسی بھی غیر اخلاقی یا نامناسب مواد تک نہ پہنچ سکے۔ اخلاقی و تحفظاتی ضوابط کی اہمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر ناہید سرور رقم طراز ہیں:

"تعلیمی اداروں میں جدید ٹیکنالوجی کا نفاذ اس وقت تک مثبت نتائج نہیں دے سکتا جب تک اس کے ساتھ سخت اخلاقی اور تحفظاتی ضوابط موجود نہ ہوں۔ پرائمری سطح پر بچوں کی سائبر حفاظت اور اخلاقی تربیت ٹیکنالوجی کی فراہمی سے زیادہ اہم ہے۔" (۱۵)

عملی چیلنجز، ڈیجیٹل تقسیم اور پاکستانی تعلیمی تناظر:

پرائمری سطح پر اردو تعلیم کو ڈیجیٹل وسائط اور مصنوعی ذہانت سے آراستہ کرنے کا فریم ورک جتنا جاذبِ نظر اور وقت کی ضرورت ہے، پاکستانی تعلیمی اور معاشرتی ساخت میں اس کے عملی نفاذ کو اتنے ہی پیچیدہ اور بنیادی نوعیت کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسیوں کا عدم تسلسل، بنیادی انفراسٹرکچر کی زبوں حالی، اور معاشی ناہمواری نے اردو کی جدید تدریس کی راہ میں متعدد سنگین عملی رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔

پرائمری اسکولوں میں جدید وسائل کے عملی نفاذ کا سب سے بڑا چیلنج پاکستان میں پایا جانے والا ڈیجیٹل خلیج اور انفراسٹرکچر کی عدم دستیابی ہے۔ شہری علاقوں کے مہنگے پرائیویٹ اسکولوں اور دیہی و پسماندہ علاقوں کے سرکاری اسکولوں کے درمیان ٹیکنالوجی کی دستیابی میں گہرا فرق موجود ہے۔ دیہی اور سرکاری پرائمری اسکولوں کو بجلی کی مسلسل فراہمی، تیز رفتار انٹرنیٹ، کمپیوٹر لیبز، اور سمارٹ ڈیوائسز کی شدید عدم دستیابی جیسے عملی مسائل درپیش ہیں۔ اس معاشرتی و معاشی ناہمواری پر تنقید کرتے ہوئے ممتاز تعلیمی ماہر اور معاشیات دان ڈاکٹر فیصل باری تحریر کرتے ہیں:

"پاکستان کے تعلیمی نظام میں ڈیجیٹل تقسیم نے طبقاتی فرق کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ اگر جدید ٹیکنالوجی صرف چند اشرافیہ کے اسکولوں تک محدود رہے گی تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ملک کی ایک بڑی اکثریت جدید لسانی اور تکنیکی مہارتوں سے یکسر محروم ہو جائے گی۔"(۱۶)

مستقبل کی پرائمری اردو تعلیم کے لیے مجوزہ فریم ورک:

پرائمری سطح پر اردو تعلیم کو اکیسویں صدی کے تعلیمی، تکنیکی اور ادراکی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ایک جامع، عملی اور کثیر الجہتی فریم ورک (Comprehensive Framework) کی ضرورت ہے۔ یہ مجوزہ فریم ورک روایتی حفظ و رٹا نظام کے بجائے ڈیجیٹل وسائط، مصنوعی ذہانت (AI) اور جدید تدریسی نظریات کے انضمام پر مبنی ہے، تاکہ بچے کی ہمہ گیر شخصیت، تخلیقی صلاحیت اور تکنیکی قابلیت کی نچلی سطح پر ہی آبیاری کی جا سکے۔

مستقبل کے اس فریم ورک کے تحت پرائمری اردو نصاب کو محض تحریر و قرأت کے روایتی سانچوں سے نکال کر "تکمیلی اور تعاملی فریم ورک" میں ڈھالنا ضروری ہے۔ نصاب میں فور سیز (4Cs: تنقیدی تفکیر، حلِ مسائل، تخلیق کاری، اور مواصلات) کو بنیادی محور بنایا جائے۔ نصابی جدیدیت اور تکنیکی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے ممتاز تعلیمی ماہر ڈاکٹر عنبرین احمد تحریر کرتی ہیں:

"مستقبل کی تدریس کا اصل چیلنج نصاب کو کتابی صفحے سے نکال کر بچے کے ڈیجیٹل اور ذہنی ماحول سے جوڑنا ہے۔ جب تک ہمارا نصاب بچے کی عملی دنیا کی نمائندگی نہیں کرے گا، زبان سکھانے کا عمل ادھورا اور بے اثر رہے گا۔"(۱۷)

پرائمری سطح پر اردو کی تدریس، لسانی مہارتوں کی جدید تشکیل، اور ڈیجیٹل و مصنوعی ذہانت (AI) کے انضمام سے متعلق پیش کردہ مباحث یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم ایک اہم تعلیمی موڑ پر کھڑے ہیں۔ اکیسویں صدی کا تعلیمی ماحول روایتی اور محض کتابی طریقوں کو یکسر مسترد کرتا ہے۔ بحث کا حاصل یہ ہے کہ اردو کو پرائمری سطح پر صرف ایک ذریعۂ تعلیم یا روایتی مضمون کے طور پر نہیں، بلکہ ایک متحرک، جدید اور سائنسی زبان کے طور پر پڑھانا وقت کا تقاضا ہے۔

موجودہ تعلیمی تناظر میں سب سے اہم بحث روایتی تدریسی روایت اور جدید ڈیجیٹل ضرورت کے مابین موجود خلیج پر ہے۔ روایتی نظام میں سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کو الگ الگ اور جامد انداز میں رٹایا جاتا رہا ہے، جس سے بچے میں تخلیقی تفکیر اور عملی مواصلاتی صلاحیت پیدا نہیں ہو پاتی۔ دوسری طرف، ڈیجیٹل وسائل، تعاملی ای بکس، اور AI پر مبنی ایڈاپٹیو لرننگ بچے کو اپنی رفتار سے اور بصری و سمعی ذرائع سے سیکھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ جب تک روایتی نصاب اور اساتذہ کی سوچ کو جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ نہیں کیا جائے گا، زبان کی تدریس میں بنیادی بہتری ممکن نہیں۔

پرائمری سطح پر اردو تعلیم، جدید لسانی مہارتوں، ڈیجیٹل وسائط اور مصنوعی ذہانت کے اطلاق کے تفصیلی جائزے اور علمی مباحث کے بعد درج ذیل اہم نتائج برآمد ہوتے ہیں:

۱۔ پرائمری سطح پر اردو کی روایتی تدریس کی جگہ جدید سائنسی اور تفہیمی لسانی مہارتوں (سننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا) کی تشکیل ضروری ہے۔

۲۔ ڈیجیٹل وسائط، صوتیاتی ایپس اور گیمیفیکیشن سے بچوں میں اردو سیکھنے کی رغبت اور تفہیم بڑھتی ہے۔

۳۔ مصنوعی ذہانت (AI) انفرادی تدریس اور خودکار تلفظ کی اصلاح کے ذریعے لسانی روانی میں معاون ہے۔

۴۔ جدید تعلیمی ماحول میں استاد ایک تسہیل کار اور طالب علم ایک فعال تخلیق کار بن چکا ہے۔

تحقیق کے نتائج، درپیش عملی چیلنجز اور اکیسویں صدی کے تعلیمی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پرائمری سطح پر اردو تعلیم کی جدید تشکیل کے لیے درج ذیل عملی اور قابل تطبیق سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ پرائمری اردو نصاب کو روایتی مشقوں کے بجائے اینیمیٹڈ ای بکس، تعلیمی گیمز اور صوتیاتی ایپس سے جدید بنایا جائے۔

۲۔ اردو اساتذہ کی تربیت میں ڈیجیٹل اور AI ٹولز کو شامل کیا جائے۔

۳۔ سرکاری و دیہی اسکولوں میں شمسی توانائی، ٹیبلٹس اور انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کی جائے۔

۴۔ معیاری اردو صوتیاتی، نحوی اور نصابی مواد کا ڈیجیٹل ڈیٹا بیس تیار کیا جائے۔

۵۔ بچوں کے ڈیٹا اور صوتی ریکارڈز کے تحفظ کے لیے مؤثر اخلاقی و حفاظتی نظام بنایا جائے۔

۶۔ رٹا نظام کے بجائے گفتگو، پوڈ کاسٹنگ اور ڈیجیٹل کہانی کاری کو تشخیص کا حصہ بنایا جائے۔

حوالہ جات

۱۔ UNESCO, Enhancing Learning Through Multilingual Education: The Importance of Mother Tongue Instruction, Paris: UNESCO Publishing, 2018, p. 12

۲۔ Partnership for 21st Century Skills, Framework for 21st Century Learning, Washington D.C.: P21 Framework Definitions, 2015, p. 4

۳۔ Forcier, L. B., Intelligence Unleashed: An & ,.Luckin, R., Holmes, W., Griffiths, M Argument for AI in Education, London: Pearson, 2016, p. 28

۴۔ UNESCO, AI and Education: Guidance for Policy-Makers, Paris: UNESCO Publishing, 2021, p. 19

۵۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی زبان اور تعلیم، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء، ص ۵۶

۶۔ طارق رحمن، ڈاکٹر، پاکستان میں تعلیم اور لسانی پالیسی، اسلام آباد: قومی زبان تحریک، ۲۰۱۲ء، ص ۹۸

۷۔ World Bank, Loud and Clear: Effective Language of Instruction Policies for Learning, Washington D.C.: World Bank Group, 2021, p. 58

۸۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، تعلیم و تنقید، لاہور: اردو اکیڈمی، ۱۹۸۲ء، ص ۶۴

۹۔ گوپی چند نارنگ، ساختیات، پسِ ساختیات اور مشرقی شعریات، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۴ء، ص ۱۱۲

۱۰۔ عطش درانی، ڈاکٹر، اردو اور ٹیکنالوجی، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۵ء، ص ۳۴۔

۱۱۔ مسعود حسین خان، ڈاکٹر، مقدمہ تاریخِ زبانِ اردو، علی گڑھ: ایجوکیشنل بکس ہاؤس، ۱۹۸۷ء، ص ۹۲

۱۲۔ خلیل احمد انصاری، ڈاکٹر، تعلیمی ٹیکنالوجی اور تدریسِ زبان، کراچی: شعبہ تصنیف و تالیف، جامعہ کراچی، ۲۰۱۰ء، ص ۷۸

۱۳۔ سید مصطفیٰ حسین، ڈاکٹر، کمپیوٹر، الگورتھم اور اردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۵ء، ص ۱۰۵

۱۴۔ وسیم اختر، ڈاکٹر، ڈیجیٹل دور اور تعلیمی نفسیات، لاہور: مکتبہ تعمیرِ انسانیت، ۲۰۲۰ء، ص ۱۰۲

۱۵۔ ناہید سرور، ڈاکٹر، تعلیم میں اخلاقیات اور سائبر تقاضے، اسلام آباد: ایجوکیشنل پبلشرز، ۲۰۲۲ء، ص ۶۷

۱۶۔ فیصل باری ڈاکٹر، پاکستان میں تعلیمی ناہمواری اور اصلاحات، لاہور: سینٹر فار اکنامک ریسرچ، ۲۰۱۹ء، ص ۱۴۵

۱۷۔ عنبرین احمد، ڈاکٹر، نصاب سازی اور جدید تدریسی رجحانات، کراچی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۱۸ء، ص ۱۱۲